حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات

حکیم الامت

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ ـــــ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد نمبر ۵

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

عنوانات

حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم کراچی

ناشر:

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

061-540513
061-519240

E-MAIL: Ishaq90@hotmail.com // Website : www.Taleefat-e-Ashrafia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فہرست مضامین

الاضافات الیومیہ
جلد پنجم

ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ	ملفوظ نمبر	عنوان	صفحہ
۱	منی آرڈر کوپن میں مختصر تحریر کی ضرورت	۱۳	۱۵	حکایت مولوی شاہ سلامت اللہ کانپوری	۲۵
۲	ہر کام میں سلیقہ کی ضرورت ہے	۱۴	۱۶	الحرص علی الجاہ	۲۶
۳	اہلِ محبت کی عجیب شان	۱۵	۱۷	لوگوں کے ہنسنے میں آپکا ضرر نہیں	۳۰
۴	اعتدال اختیار کرنے میں مصلحت	۱۶	۱۸	طریق اور اس کا مقصود	۳۲
۵	رقعہ اور رکا (لطیفہ)	〃	۱۹	بلا ضرورت سوال کا جواب ارشاد نہ فرمانا	〃
۶	لیڈی کی بجائے لفظ اہلِ خانہ مناسب ہے۔	〃	۲۰	خانقاہ میں قیام کے شرائط	〃
۷	رضاعی رشتہ بالکل حرام ہے	۱۷	۲۱	جواب دینے کے لئے قیود و شرائط	۳۳
۸	مزاج میں بے فکری کی دلیل	۱۸	۲۲	تعلیم کے شرائط	۳۴
۹	برق کی دو قسمیں	〃	۲۳	عدم اذیت کا اہتمام نہ کرنا سبب بے فکری ہے	〃
۱۰	تفسیر کے لکھنے سے نفع آجلہ اور عاجلہ	۱۹	۲۴	دوسرے کی اصلاح مصلح کی ضرورت	۳۵
۱۱	خلوص سے معمولی الفاظ پیارے معلوم ہوتے ہیں۔	۲۰	۲۵	اشرفی لکھنا پسند نہیں	〃
			۲۶	اپنے کام کے لئے دوسروں کو مجبور نہ فرمانا	〃
۱۲	چور طالب علمی کرتے ہیں طالب علم چوری نہیں کرتے۔	۲۲	۲۷	بے فکری دور رکھنے کیلئے مؤاخذہ	〃
			۲۸	حیدر آباد کے فقراء اور امراء	۳۶
۱۳	تقویٰ سے نور فہم پیدا ہونا	۲۳	۲۹	راحت کی خاطر سفر بند فرمانا	۳۷
۱۴	فطری بات بتلانے کی ضرورت نہیں	۲۴	۳۰	اکثر جاہل صوفی حظوظ نفسانیہ میں مبتلا ہیں	〃

سلامت اقبال پرنٹنگ پریس چوک فوارہ ملتان

کی پابندی کرواں بتوں کا اتباع تو بہت دن کر کے دیکھ لیا اب خدا کے سامنے سر رکھ کر اور اس سے اپنی حاجت اور ضروریات کو مانگ کر بھی دیکھ کہ کیا ہوتا ہے اسی کو مولانا فرماتے ہیں۔

سالہا تو سنگ بودی دلخراش　　　آزموں رایک زمانے خاک باش

(برسوں تک تو سخت پتھر بنا رہا، آزمائش ہی کے لئے چند روز خاک بن کر دیکھ لے) ذرا کر کے تو دیکھو خواہ آزمائش ہی کے طریق پر سہی آخر اور تدبیریں بھی کر رہے ہو اسی کے کرنے میں کیوں سر کٹتا ہے منجملہ اور تدابیر کے اس کو بھی ایک تدبیر سمجھ لو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کرنے میں کامیابی کی یقینی امید ہے۔

عنایت فرماؤں کی عنایتوں کا شکوہ

(ملفوظ ۱۹۱) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مجھ پر تو عنایت فرماؤں کی ہمیشہ عنائتیں ہی رہتی ہیں ایک صاحب کا جن پر گورنمنٹ کے خلاف کسی تقریر پر مقدمہ قائم تھا کراچی میں جج کے اجلاس میں بیان ہوا جب سزا کا حکم ہوا تو ان بزرگ نے میرے ایک فتوی کا حوالہ دے کر کہا کہ اس نے بھی تو یہی فتوی دیا ہے اس پر مقدمہ کیوں نہیں کیا۔ جج نے جواب دیا کہ ان کی نیت فتوے سے احکام مذہبی کا ظاہر کرنا ہے اور تمہاری نیت ضرر پہنچانا ہے سلطنت کا اس لئے وہ جرم نہیں یہ جرم ہے پھر فرمایا ہم سے تو اگر جارج پنجم بھی مسئلہ پوچھے تو انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ ہی بتلائیں گے احکام مذہبی میں تحریف کیسے کر سکتے ہیں اگر وہ کسی کے خلاف ہو تو اس کا سائل ذمہ دار ہے ہم سے کیوں پوچھا یہاں پر تو جو بھی حالت ہے صاف ہے پالیسی وغیرہ کچھ نہیں بعض حکام ضلع نے زمانہ تحریک خلافت میں لکھا کہ جو کتابیں آپ کے یہاں تحریک کے متعلق چھپی ہیں وہ بھیج دو میں نے ایک کو بھی نہیں بھیجیں۔ اور لکھ دیا کہ ہم تاجر نہیں ایسی فرمائش تاجروں کو لکھوایسے جوابوں کی وجہ سے ہم کو انگریز تو اپنا دوست سمجھتے نہیں مگر یہ بزرگوار کہتے ہیں کہ ان کے دوست ہیں عجیب بات ہے کہ وہ اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور یہ اپنا دشمن سمجھتے ہیں ایک معنی کر دونوں صحیح سمجھتے ہیں اس لئے کہ ان کا سمجھنا تو اس وجہ سے ہے کہ غیر مسلم اور مسلم میں دشمنی تو ہو ہی گی اور یہ اس وجہ سے دشمن سمجھتے ہیں کہ ہمارے طرز سے ان کے اغراض دنیوی کو ٹھیس لگتی ہے مگر ان کی ہاں میں ہاں تو وہ ملائے جو دین میں تحریف کو

روا رکھے غرض کہ اہل دنیا چاہے کافر ہوں یا مسلمان سب اپنا دشمن سمجھتے ہیں مگر سمجھا کریں ہمارا کیا کر سکتے ہیں حق تعالیٰ کا فضل شامل حال چاہئے ان کی کون بیٹھا ہوا چاپلوسی کیا کرے۔

جاہل پیروں نے مخلوق کو گمراہ کر دیا

(ملفوظ ۱۹۲) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل طریق زیادہ تر ان جاہل پیروں کی بدولت بدنام ہوا ان کو تو سوائے روپیہ پیسہ اینٹھنے اور مجلس گرم رکھنے کے دوسرا کوئی کام نہیں۔ انہوں نے گمراہ کر دیا اللہ کی مخلوق کو مگر اب بحمد اللہ بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے اور طریق صحیح واضح ہو چکا ہے اب لوگ مشکل ہی سے ان کے پھندے میں پھنستے ہیں یہی وجہ ہے کہ مجھ پر ان کے جہلانے کی مگر جھلایا کریں اور بدنام کیا کریں اس سے اخلاق متعارفہ ہوتا کیا ہے البتہ ان میں جو اہل حق اور اہل مشائخ ہیں ان سے یہ شکایت ضرور ہے کہ ان کے اخلاق متعارفہ کی بدولت لوگ خراب ہوئے ان کا یہ طرز اصلاح کے باب میں مجھ کو تو کسی طرح پسند نہیں اور یہ ممکن ہے کہ جس طرح مجھے ان کا طرز پسند نہیں ان کو میرا طرز پسند نہ ہو تو میں صاف کہتا ہوں کہ اس حالت میں میرے پاس نہ آیا کریں میں کسی کی خوشی یا ناراضی کی وجہ سے اپنا طرز نہیں بدل سکتا اگر میں اپنا طرز بدلنا چاہوں تو بدل سکتا ہوں اور بیہودگیوں اور بدتمیزیوں کو برداشت کر سکتا ہوں بلکہ مجھ کو اس میں ایک معنی کر جسمانی راحت بھی ہے کہ قیل و قال سے بچا رہوں گو خلاف اصول ہونے سے کچھ روحانی تکلیف ضرور ہو لیکن اس تبدیلی پر ان کی تو اصلاح نہیں ہو سکتی ان کو تو جہل سے نجات نہیں مل سکتی دوسرے میں ایسے سکوت کو خیانت سمجھتا ہوں کیونکہ اس میں آنے والے کی مصلحت تو کچھ بھی نہ رہی محض اپنی ہی مصلحت رہی کہ یہ برا مانے گا غیر معتقد ہو جائے گا کچھ نذرانہ وغیرہ نہ دے گا بدنام کرتا ہوا پھرے گا اور اب اگر وہ اس تعلیم اور روک ٹوک کی وجہ سے جو کہ اس کی ہی مصلحت سے کیا جاتا ہے اعراض کرے اور غیر معتقد ہو یا بدنام کرے ہماری جوتی سے اگر اس کو یہ طرز پسند نہیں تو آیا کیوں بلانے کون گیا تھا یہاں پر آنے والوں کو تو اس کا مصداق بن کر آنا چاہئے اور تعلق رکھنے والوں کو ایسا ہو کر رہنا چاہئے جس کو حافظ فرماتے ہیں۔